رسالہ نمبر: 98

فیضانِ جُمُعہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فَیضانِ جُمُعہ

شیطٰن سُستی دلائے گا مگر آپ یہ رِسالہ (۲۶ صَفْحات) پورا پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

جُمُعہ کو دُرُود شریف پڑھنے کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان **محبوبِ رَحمٰن** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ بَرَکت نشان** ہے: جس نے مجھ پر روزِ **جُمُعہ** دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے **دوسو سال** کے گُناہ مُعاف ہوں گے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ **اللہ** تَبارَکَ وَتَعالٰی نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے ہمیں **جُمُعَۃُ الْمبارَک** کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقدرے **جُمُعہ** شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ **جُمُعہ** یومِ عید ہے، **جُمُعہ** سب دنوں کا سردار ہے، **جُمُعہ** کے روز جہنَّم کی آگ نہیں سُلگائی جاتی، **جُمُعہ** کی رات دوزخ کے دروازے نہیں کُھلتے، **جُمُعہ**

کو بروزِ قیامت دُلہن کی طرح اُٹھایا جائیگا، **جُمُعہ** کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رُتبہ پاتا اور عذابِ قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ **مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان کے فرمان کے مطابق، **جُمُعہ** کو حج ہو تو اس کا ثواب ستّر حج کے برابر ہے، **جُمُعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستّر گُنا ہے۔** (چُونکہ جُمُعہ کا شرف بہُت زیادہ ہے لٰہذا) **جُمُعہ کے روز گُناہ کا عذاب بھی ستّر گُنا ہے۔** (مُلَخّص از مِراٰۃ ج۲ ص ۳۲۳، ۳۲۵، ۳۳۶)

جُمُعَةُ الْمُبَارَك کے فضائل کے تو کیا کہنے! **اللہ** عزّوجلّ نے **جُمُعہ** کے مُتعلّق ایک پوری سورت "سُوْرَةُ الْجُمُعَه" نازِل فرمائی ہے جو کہ قراٰنِ کریم کے 28 ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ **اللہ** تَبارَکَ وَتَعالٰی **سُوْرَةُ الْجُمُعَه** کی آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جُمُعہ کے دن تو **اللہ** کے ذِکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے پہلا جُمُعہ کب ادا فرمایا

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: **حُضُور** علیہِ السّلام جب ہجرت کر کے **مدینۂ طیِّبہ** تشریف لائے تو 12 ربیعُ الْاوّل (سِ622ء) روز دوشنبہ (یعنی پیر شریف) کو چاشت کے وَقت مقامِ قُباء میں

اِقامت فرمائی ۔ ۲ دوشَنبہ (یعنی پیر شریف) سہ شَنبہ (یعنی منگل) چہارشَنبہ (یعنی بدھ) پَنْجْشَنبہ (یعنی جُمعرات) یہاں قِیام فرمایا اور مسجِد کی بُنیاد رکھی ۔ روزِ **جُمُعہ مدینۂ طیِّبہ** کا عَزْم فرمایا ۔ بنی سالم ابنِ عَوف کے بَطنِ وادی میں **جُمُعہ** کا وَقْت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجِد بنایا ۔ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہاں **جُمُعہ** ادا فرمایا اور خُطبہ فرمایا ۔ (خزائِنُ العِرفان ص ۸۸٤)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج بھی اُس جگہ پر شاندار "مسجِدِ جُمُعہ" قائم ہے اور زائرین حُصولِ بَرَکت کیلئے اُس کی زِیارت کرتے اور وہاں نوافِل ادا کرتے ہیں ۔

جُمُعہ کے معنٰی

مُفَسّرِشہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں : چُونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وُجُود میں مُجتَمَع (یعنی اکٹھی) ہوئی کہ تکمیلِ خَلْق اِسی دن ہوئی نیز حضرتِ آدم علیہِ السَّلام کی مٹّی اسی دن جَمْع ہوئی نیز **اس دن میں لوگ جَمْع ہو کر نَمازِ جُمُعہ ادا کرتے ہیں**، ان وُجُوہ سے اِسے جُمُعہ کہتے ہیں ۔ اِسلام سے پہلے اہلِ عَرَب اسے **عَرُوبہ** کہتے تھے ۔ (مِراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۱۷)

سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کُل کتنے جُمُعے ادا فرمائے ؟

مُفَسّرِشہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں : نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تقریباً پانچ سو جُمُعے پڑھے ہیں اِس لئے کہ جُمُعہ بعدِ

ہجرت شُروع ہوا جس کے بعد دس سال آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری زندگی شریف رہی اس عرصہ میں جُمُعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔

(مِراٰۃ ج ۲ ص ۳۴٦،لمعات للشیخ عبد الحق الدھلوی ج ٤ ص ۱۹۰ تحتَ الحدیث ۱٤۱۵)

تین جُمُعے سُستی سے چھوڑے اُس کے دل پر مُہر

اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو شَخْص تین[۳] جُمُعہ (کی نَماز) سُستی کے سبب چھوڑے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل پر مُہر کردے گا۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۳۸ حدیث ۵۰۰)

جُمُعہ فرضِ عَین ہے اور اس کی فرضیّت ظہر سے زیادہ مُؤَکَّد (یعنی تاکیدی) ہے اور اس کا مُنکِر (یعنی انکار کرنے والا) کافِر ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۵، بہارِشریعت ج ۱ ص ۷٦۲)

جُمْعہ کے عِمامہ کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے: ''بے شک اللہ تَعَالٰی اور اس کے فِرِشتے جُمُعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں۔'' (مَجمَعُ الزَّوائِد ج ۲ ص ۳۹٤ حدیث ۳۰۷۵)

شِفا داخِل ہوتی ہے

حضرتِ حُمَید بن عبدُالرَّحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والِد سے رِوایَت کرتے ہیں کہ

فرمایا: ''جو شخص جُمُعہ کے دن اپنے ناخُن کاٹتا ہے اللہ تعالٰی اُس سے بیماری نکال کر شِفا داخِل کر دیتا ہے۔'' (مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ ج ۲ ص ۶۵)

دس دن تک بلاؤں سے حِفاظت

صدرُالشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں، حدیثِ پاک میں ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن ترشوائے اللہ تعالٰی اُس کو دوسرے جُمُعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین[۳] دن زائد یعنی دس[۱۰] دن تک۔ ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن ترشوائے تو رَحمت آئے گی گُناہ جائیں گے۔

(بہارِ شریعت حِصّہ ۱۶ ص ۲۲۶، دُرِّمُختار ورَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۶۸، ۶۶۹)

رِزْق میں تنگی کا ایک سبب

صدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرتِ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: جُمُعہ کے دِن ناخُن ترشوانا مُستَحَب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا انتِظار نہ کرے کہ ناخُن بڑا ہونا اچّھا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیٔ رِزْق کا سبب ہے۔ (بہارِ شریعت حِصّہ ۱۶ ص ۲۲۵)

فِرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ھیں

مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت، مَنبعِ جُود و سخاوت، سراپا فضل و رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے: ''جب جُمُعہ کا دن آتا ہے تو مسجِد

کے دروازے پر فِرِشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شَخْص کی طرح ہے جو **اللہ** تعالیٰ کی راہ میں ایک اُونٹ صَدَقہ کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شَخْص کی طرح ہے جو ایک گائے صَدَقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شَخْص کی مِثْل ہے جو مَینڈھا صَدَقہ کرے، پھر اس کی مِثْل ہے جو مُرغی صَدَقہ کرے، پھر اس کی مِثْل ہے جو اَنڈا صَدَقہ کرے اور جب امام (خُطبے کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اَعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آکر خُطبہ سنتے ہیں۔''

(صَحیح بُخاری ج ١ ص ٣١٩ حدیث ٩٢٩)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان **فرماتے ہیں:** بعض عُلَماء نے فرمایا کہ ملائکہ جُمُعہ کی طُلُوعِ فَجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے سے، مگر حق یہ ہے کہ سُورج ڈھلنے (یعنی ابتدائے وَقْتِ ظُہر) سے شُرُوع ہوتے ہیں کیونکہ اُسی وَقْت سے وَقْتِ جُمُعہ شُرُوع ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ وہ فِرِشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اوّلاً سَو[١٠٠] آدمی ایک ساتھ مسجِد میں آئیں تو وہ سب اوّل ہیں۔ (مِراٰۃ ج ٢ ص ٣٣٥)

پہلی صَدی میں جُمُعہ کا جذبہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی **فرماتے ہیں:** پہلی صَدی میں سَحَری کے وَقْت اور فَجْر کے بعد راستے لوگوں سے بھرے ہوئے دیکھے جاتے تھے، وہ چَراغ لیے ہوئے (نمازِ جُمُعہ کیلئے) جامع مسجِد کی طرف جاتے گویا عید کا دن

ہو، حتّٰی کہ یہ (یعنی نمازِ جُمعہ کیلئے جلدی جانے کا) سلسلہ خَتْم ہو گیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بِدعت ظاہر ہوئی وہ جامع مسجِد کی طرف جلدی جانا چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حَیا نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صُبْح سویرے جاتے ہیں نیز طلبگارانِ دنیا خرید و فَروخْت اور حُصولِ نَفْعِ دُنْیوی کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے! (اِحیاءُ العُلوم ج ۱ ص ۲۴۶) جہاں جُمُعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو ''جامع مسجِد'' بولتے ہیں۔

غریبوں کا حج

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، بَاِذنِ پَروَرْدگار دوعالم[۲] کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْمَسَاکِیْن یعنی جُمُعہ کی نَماز مساکین کا حج ہے۔ اور دوسری رِوایت میں ہے کہ اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْفُقَرَاء یعنی جُمُعہ کی نَماز غریبوں کا حج ہے۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ٤ ص ٨٤ حدیث ١١١٠٩، ١١١٠٨)

جُمُعہ کیلئے جلدی نِکلنا حج ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بِلاشبہ تمہارے لئے ہر جُمُعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے، لہٰذا جُمُعہ کی نَماز کے لئے جلدی نِکلنا حج ہے اور جُمُعہ کی نَماز کے بعد

عَصر کی نَماز کے لئے انتِظار کرنا عمرہ ہے۔''

(اَلسّنَنُ الکُبری لِلْبَیْہَقِی ج۳ص۳٤۲ حدیث ۵۹۵۰)

حجّ و عُمرہ کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: (نمازِ جُمُعہ کے بعد) عَصر کی نَماز پڑھنے تک مسجِد ہی میں رہے اور اگر نَمازِ مغرِب تک ٹھہرے تو افضل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس نے جامِع مسجِد میں (جُمُعہ ادا کرنے کے بعد وَہیں رُک کر) نمازِ عَصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثواب ہے اور جس نے (وَہیں رُک کر) مغرِب کی نَماز پڑھی اسکے لئے حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ (اِحْیاءُ الْعُلوم ج۱ص۲٤۹)

سب دنوں کا سردار

نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحْتَرم، سُلْطانِ ذِی حَشَم، تاجدارِ حَرَم، سَراپا جُود و کرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے:''جُمُعہ کا دن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عیدُالْاَضْحٰی اورعیدُالْفِطْر سے بڑا ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں: ﴿۱﴾ اللہ تَعَالٰی نے اسی میں آدم (علیہِ السَّلام) کو پیدا کیا اور ﴿۲﴾ اسی میں زمین پر اُنہیں اُتارا اور ﴿۳﴾ اسی میں اُنہیں وفات دی اور ﴿٤﴾ اِس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اُس وَقْت جس چیز کا سُوال کرے گا وہ اُسے دے گا جب تک حرام کا سُوال نہ کرے اور ﴿۵﴾ اِسی دن میں قِیامت قائم ہوگی۔ کوئی مُقَرَّب فِرِشتہ و آسمان و

زمین اور ہوا و پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ **جُمُعہ** کے دِن سے ڈرتا نہ ہو۔‘‘

(سُنَنِ اِبنِ ماجه ج ۲ ص ۸ حدیث ۱۰۸٤)

جانوروں کا خوفِ قِیامت

ایک اور رِوایت میں **سرکار** مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جُمُعہ کے دن صُبْح کے وَقْت آفتاب نکلنے تک قِیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سوائے آدمی اور جِنّ کے۔ (مُؤَطّا امام مالك ج ۱ ص ۱۱۵ حدیث ۲٤٦)

دُعا قبول ہوتی ہے

سرکارِ مکّۂ مکرَّمہ، سردارِ مدینۂ منوَّرہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِنایت نشان ہے: **جُمُعہ** میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پا کر اس وَقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کچھ مانگے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسکو ضَرور دے گا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔

(صَحیح مُسلِم ص ٤۲٤ حدیث ۸۵۲)

عَصْر و مغرِب کے درمِیان ڈھونڈو

حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرسُرور ہے: ’’**جُمُعہ** کے دن جس ساعت کی خواہِش کی جاتی ہے اُسے عَصْر کے بعد سے غُروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔‘‘ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۳۰ حدیث ٤۸۹)

صاحبِ بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرتِ صَدرُ الشَّریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں:

قبولیّتِ دُعا کی ساعتوں کے بارے میں ۲ دو قول قوی ہیں: ﴿۱﴾ امام کے خُطبے کیلئے بیٹھنے سے خَتْمِ نماز تک ﴿۲﴾ جُمُعہ کی پچھلی (یعنی آخری) ساعت۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۵٤)

قَبولیَّت کی گھڑی کون سی؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: رات میں روزانہ قَبولیّتِ دُعا کی ساعت (یعنی گھڑی) آتی ہے مگر دِنوں میں صِرف جُمُعہ کے دن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالِب یہ کہ ۲ دو خُطبوں کے درمیان یا مغرِب سے کچھ پہلے۔ ایک اور حدیث پاک کے تَحت مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس ساعت کے مُتعلّق عُلَماء کے ۴۰ چالیس قول ہیں، جن میں ۲ دو قول زِیادہ قَوی ہیں، ایک ۲ دو خُطبوں کے درمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وَقْت کا۔ (مِراٰۃ ج ۲ ص ۳۱۹، ۳۲۰)

حِکایت

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّھراء رضی اللہ تعالٰی عنہا اُس وَقْت خود حُجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادِمہ فِضَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو باہَر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادِمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیِّدہ اپنے ہاتھ دُعا کیلئے اُٹھاتیں۔ (اَیضاً ص ۳۲۰) **بہتر یہ ہے کہ اِس ساعت میں** (کوئی) جامِع دُعا مانگے جیسے یہ قرآنی دُعا: رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (پ ۲ البقرۃ: ۲۰۱) (ترجَمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا)

دُعا کی نیّت سے دُرُود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرُود پاک بھی عظیم الشّان دُعا ہے۔ (مِراٰۃ ج ۲ ص ۳۲۵) **افضل** یہ ہے کہ دونوں خُطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اُٹھائے بِلا زَبان ہِلائے دل میں دُعا مانگی جائے۔

ہر جُمُعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنَّم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نَجات نشان ہے: **جُمُعہ** کے دن اور رات میں چوبیس^[٢٤] گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں **اللہ تعالٰی** جہنّم سے چھ^[٦] لاکھ آزاد نہ کرتا ہو، جن پر جہنَّم واجِب ہو گیا تھا۔ (مُسنَد اَبِی یَعلٰی ج ۳ ص ۲۹۱۔۲۳۵ حدیث ۳۴۲۱، ۳۴۷۱)

عذابِ قَبر سے محفوظ

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو روزِ جُمُعہ یا شبِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات اور جُمُعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قَبر سے بچالیا جائے گا اور قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ **اُس پر شہیدوں کی مُہر** ہوگی۔ (حِلْيَةُ الْاولیاء ج ۳ ص ۱۸۱ حدیث ۳۶۲۹)

جُمُعہ تا جُمُعہ گناہوں کی مُعافی

حضرتِ سیِّدُنا سَلمان فارِسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ عالیشان** ہے: جو شَخْص **جُمُعہ** کے دن نَہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی اِستطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور

گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نَماز کو نکلے اور دو[2] شخصوں میں جُدائی نہ کرے یعنی دو شَخْص بیٹھے ہوئے ہوں اُنھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نَماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خُطبہ پڑھے تو چُپ رہے اُس کے لئے اُن گُناہوں کی، جو اِس جُمُعہ اور دوسرے جُمُعہ کے درمیان ہیں مغفِرت ہو جائے گی۔

(صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۳۰٦ حدیث ۸۸۳)

200 سال کی عبادت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر و حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینۂ منوَّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرَّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو جُمُعہ کے دن نہائے اُس کے گُناہ اور خطائیں مِٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شُروع کیا تو ہر قدم پر بیس[20] نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۱۸ ص ۱۳۹ حدیث ۲۹۲) اور دوسری رِوایت میں ہے: ہر قدم پر بیس[20] سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نَماز سے فارِغ ہو تو اُسے دوسو[200] برس کے عمل کا اَجْر ملتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۳۱٤ حدیث ۳۳۹۷)

مرحوم والِدَین کو ہر جُمُعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

دو[2] عالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پَروَرْدگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: پیر اور جُمعرات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور اعمال پیش ہوتے ہیں اور اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جُمُعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خُوش ہوتے ہیں اور ان کے چِہروں کی صفائی و تابِش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے والوں کو اپنے گُناہوں

سے رنج نہ پہنچاؤ۔ (نَوادِرُ الاصول لِلحَکیم التِرمذِی ج ۲ ص ۲۶۰)

جُمُعہ کے پانچ خُصُوصی اَعمال

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: پانچ چیزیں جو ایک دِن میں کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو جنّتی لکھ دے گا ﴿۱﴾ جو مریض کی عِیادت کو جائے ﴿۲﴾ نَمازِ جنازہ میں حاضِر ہو ﴿۳﴾ روزہ رکھے ﴿۴﴾ (نمازِ) جُمُعہ کو جائے اور ﴿۵﴾ غلام آزاد کرے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حِبّان ج ٤ ص ۱۹۱ حدیث ۲۷۶۰)

جنّت واجِب ہو گئی

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ سلطانِ دوجہان شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے جُمُعہ کی نَماز پڑھی، اُس دن کا روزہ رکھا، کسی مریض کی عِیادت کی، کسی جنازہ میں حاضِر ہوا اور کسی نِکاح میں شرکت کی تو جنّت اس کے لیے واجِب ہوگئی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۸ ص ۹۷ حدیث ۷٤۸٤)

صِرْف جُمُعہ کا روزہ نہ رکھئے

خُصُوصِیَّت کے ساتھ تنہا جُمُعہ یا صِرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مَکْروہِ تَنْزِیْھی ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمُعہ یا ہفتہ آ گیا تو کَراہت نہیں۔ مَثَلاً ۱۵ شَعبانُ الْمُعَظَّم، ۲۷ رَجَبُ الْمُرَجَّب وغیرہ۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جُمُعہ کا دِن

تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۲ ص ۸۱ حدیث ۱۱)

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سرکارِ اعلٰی حضرت امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: روزۂ جُمُعہ یعنی جب اس کے ساتھ پَنْجشَنْبہ (یعنی جُمعرات کا) یاشَنْبہ (ہفتہ کا روزہ) بھی شامل ہو، مَروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰ ص ۶۵۳)

جُمُعہ کا روزہ کب مکروہ ہے

جُمُعہ کا روزہ ہر صورت میں مکروہ نہیں، مکروہ صِرف اِسی صورت میں ہے جبکہ کوئی خُصُوصیّت کے ساتھ جُمُعہ کا روزہ رکھے۔ چنانچہ جُمُعہ کا روزہ کب مکروہ ہے اِس ضِمن میں فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 10 صَفْحَہ 559 سے سُوال جواب مُلاحَظہ ہوں، سُوال: کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دِین اِس مسئلے میں کہ جُمُعہ کا روزۂ نَفْل رکھنا کیسا ہے؟ ایک شخص نے جُمُعہ کا روزہ رکھا دوسرے نے اُس سے کہا: جُمُعہ عیدُ الْمُؤمِنین ہے روزہ رکھنا اِس دن میں مکروہ ہے اور بَاِصْرار بعد دوپَہَر کے روزہ تُڑوادیا۔۔۔۔ **جواب:** جُمُعہ کا روزہ خاص اِس نیّت سے کہ آج جُمُعہ ہے اِس کا روزہ بِالتَّخْصِیص چاہئے مکروہ ہے مگر نہ وہ کَراہت کہ توڑنا لازِم ہوا، اور اگر خاص بہ نیّتِ تَخْصِیص نہ تھی تو اَصلاً کَراہت بھی نہیں، اُس دوسرے شَخْص کو اگر نیّتِ مکروہہ پر اِطّلاع نہ تھی جب تو اعتِراض ہی

سِرے سے حَماقت ہوا، اور روزہ توڑ دینا شَرْع پر سَخْت جُرأت، اور اگر اِطّلاع بھی ہوئی جب بھی مسئلہ بتا دینا کافی تھا نہ کہ روزہ تُڑوانا، اور وہ بھی بعد دوپہر کے، جس کا اختیار نَفْل روزے میں والِدَین کے سوا کسی کو نہیں، توڑنے والا اور تُڑوانے والا دونوں گُنہگار ہوئے، توڑنے والے پر قضا لازِم ہے کفّارہ اَصْلاً نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

جُمْعہ کو ماں باپ کی قَبْر پر حاضِری کا ثواب

سرکارِ نامدار، دوؔ عالم کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبْر پر ہر جُمُعہ کے دن زِیارت کو حاضِر ہو، اللہ تعالٰی اُس کے گُناہ بَخْش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج ٤ ص ٣٢١ حدیث ٦١١٤)

قَبْرِ والِدَین پر "یٰسٓ" پڑھنے کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شَخْص روزِ جُمُعہ اپنے والِدَین یا ایک کی قَبْر کی زِیارت کرے اور اس کے پاس یٰسٓ پڑھے بَخْش دیا جائے۔

(اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال ج ٦ ص ٢٦٠)

تین ہزار مغفِرتیں

سلطانِ حَرَمین، رَحمتِ کونَین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ

باعثِ چَین ہے: جو ہر جُمُعہ والِدَین یا ایک کی زِیارتِ قَبْر کرکے وہاں یٰسٓ پڑھے، یٰسٓ (شریف) میں جتنے حَرْف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے مغفِرت فرمائے۔ (اِتحافُ السّادۃ ج ١٤ ص ٢٧٢) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہر جُمُعہ شریف کو فوت شُدہ والِدَین یا ان میں سے ایک کی قَبْر پر حاضِر ہو کر یاسین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یاسین شریف میں 5 رکوع 83 آیات 729 کلمات اور **3000** حُرُوف ہیں اگر عِنْدَ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک) یہ گنتی دُرُست ہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **تین ہزار مغفِرتوں کا ثواب ملے گا۔**

جُمُعہ کو یٰسٓ پڑھنے والے کی مغفِرت ہو گی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شبِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات اور جُمُعہ کی درمیانی شب) یٰسٓ پڑھے اس کی **مغفِرت** ہوجائے گی۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ١ ص ٢٩٨ حدیث ٤)

رُوحیں جَمْع ہوتی ہیں

جُمُعہ کے دن **روحیں** جَمْع ہوتی ہیں لہٰذا اِس میں زِیارتِ قُبور کرنی چاہئے اور اس روز جہنَّم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (دُرِّمُختار ج ٣ ص ٤٩) **سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان** عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان **فرماتے ہیں:** زِیارت (قُبور) کا **افضل وَقْت** روزِ جُمُعہ بعدِ نمازِ صُبْح ہے۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٩ ص ٥٢٣)

''سُوۡرَۃُ الۡکَہۡف'' کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے: نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باعَظَمت ہے: ''جو شَخْص جُمُعہ کے روز سُوۡرَۃُ الۡکَہۡف پڑھے اُس کے قدم سے آسمان تک نُور بُلند ہوگا جو قِیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جُمُعوں کے درمیان جو گُناہ ہوئے ہیں بَخْش دیئے جائیں گے۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۱ ص۲۹۸ حدیث۲)

دونوں جُمُعہ کے درمِیان نور

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نورٌ علٰی نور ہے: ''جو شَخْص بروزِ جُمُعہ سُوۡرَۃُ الۡکَہۡف پڑھے اس کے لیے دونوں جُمُعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔''

(اَلسّنَنُ الکُبری لِلْبَیْہَقِی ج۳ ص۳۵۳ حدیث۵۹۹۶)

کعْبے تک نور

ایک رِوایَت میں ہے: ''جو سُوۡرَۃُ الۡکَہۡف شبِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات اور جُمُعہ کی درمیانی شب) پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعْبے تک نور روشن ہوگا۔''

(سُنَنِ دارِمی ج۲ ص۵۴۶ حدیث۳۴۰۷)

''سُوۡرَۃُ حٰمٓ الدُّخَان'' کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، مدینے کے سلطان،

رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو شَخْص بروزِ جُمُعہ یا شبِ جُمُعہ سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھے اس کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۸ص۲۶٤ حدیث ۸۰۲٦) ایک رِوایت ہے کہ اس کی مغفِرت ہوجائے گی۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص٤٠٧ حدیث ۲۸۹۸)

ستّر ہزار فِرِشتوں کا استِغفار

امامُ الْاَنصارِ وَالْمُہاجرین، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَساکِین جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شَخْص رات میں سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھے تو صُبْح ہونے تک اس کے لیے ستّر ہزار فِرِشتے اِستِغفار کریں گے۔''

(سُنَنِ تِرمِذی ج٤ ص٤٠٦ حدیث ۲۸۹۷)

سارے گُناہ معاف

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے: جو شَخْص جُمُعہ کے دِن نَمازِ فَجر سے پہلے تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَوَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے اس کے گُناہ بَخْش دیئے جائیں گے اگرچِہ سَمُندر کی جھاگ سے زِیادہ ہوں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج٥ ص۳۹۲ حدیث۷۷۱۷)

نَمازِ جُمُعہ کے بعد

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی پارہ 28 سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ کی آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰

ترجَمۂ کنزالایمان :پھر جب نَماز (جُمُعہ) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللّٰہ کا فضل تلاش کرو اور اللّٰہ کو بَہُت یاد کرو اس اُمّید پر کہ فلاح پاؤ۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الہادی اس آیت کے تَحْت تفسیرِ خزائنُ الْعِرفان میں فرماتے ہیں: اب (یعنی نَمازِ جُمُعہ کے بعد) تمہارے لیے جائز ہے کہ مَعاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طَلَبِ عِلْم یا عِیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زِیارتِ عُلَماء یا اس کے مِثْل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصِل کرو۔

مجلسِ عِلْم میں شرکت

نَمازِ جُمُعہ کے بعد مجلسِ عِلْم میں شرکت کرنا مُسْتَحَب ہے۔ چُنانچِہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے: اس آیت میں (فقط) خرید وفَروخت اور کسبِ دُنیا مراد نہیں بلکہ طَلَبِ عِلْم، بھائیوں کی زِیارت، بیماروں کی عِیادت، جنازے کے ساتھ جانا اور اس طرح کے کام ہیں۔ (کیمیائے سَعادَت ج۱ ص۱۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ادائیگیٔ جُمُعہ واجِب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی مَعدُوم (کم) ہو تو فَرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ

مَرْدِ عاقِل بالِغ کے لئے جُمُعہ پڑھنا افضل ہے۔ نابالِغ نے جُمُعہ پڑھا تو نَفْل ہے کہ اِس پر نَماز فرض ہی نہیں۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۳۰)

"میرے غوث اعظم" کے گیارہ حُروف کی نِسبت سے ادائیگیٔ جُمُعہ فرض ہونے کی 11 شرائط

۞ شہر میں مُقیم ہونا ۞ صِحّت یعنی مریض پر جُمُعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجِدِ جُمُعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔ شیخِ فانی مریض کے حُکم میں ہے ۞ آزاد ہونا، غلام پر جُمُعہ فرض نہیں اور اُس کا آقا مَنْع کرسکتا ہے ۞ مَرْد ہونا ۞ بالِغ ہونا ۞ عاقِل ہونا۔ یہ دُونوں شَرطیں خاص جُمُعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وُجوب میں عَقْل و بُلُوغ شَرْط ہے ۞ انکھیارا ہونا ۞ چلنے پر قادِر ہونا ۞ قَید میں نہ ہونا ۞ بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالِم کا خوف نہ ہونا ۞ مینہ یا آندھی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اِس قَدَر کہ ان سے نقصان کا خوفِ صحیح ہو۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۰، ۷۷۲)

جن پر نَماز فَرْض ہے مگر کسی شَرْعی عذر کے سبب جُمُعہ فرض نہیں، اُن کو جُمُعہ کے روز ظُہر مُعاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

جُمُعہ کی سنّتیں

نَمازِ جُمُعہ کے لئے اوّل وَقْت میں جانا، مسواک کرنا، اچّھے اور سفید کپڑے

پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صَف میں بیٹھنا مُستَحَب ہے اور غُسل سنّت ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، غُنیہ ص ۵۵۹)

غُسلِ جُمُعہ کا وَقت

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: بعض عُلَمائے کرام رحمہم اللہ السّلام فرماتے ہیں کہ غُسلِ جُمُعہ نَماز کیلئے مَسنون ہے نہ کہ جُمُعہ کے دن کیلئے۔ لہٰذا جن پر جُمُعہ کی نَماز نہیں اُن کیلئے یہ غُسل سنّت نہیں، بعض عُلَمائے کرام رحمہم اللہ السّلام فرماتے ہیں کہ جُمُعہ کا غُسل نَمازِ جُمُعہ سے قریب کرو حتّٰی کہ اس کے وُضو سے جُمُعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غُسلِ جُمُعہ کا وَقت طُلُوعِ فَجْر سے شُروع ہو جاتا ہے۔ (مِراٰۃ ج ۲ ص ۳۳۴) معلوم ہوا عورت اور مسافِر وغیرہ جن پر جُمُعہ واجِب نہیں ہے اُن کیلئے غُسلِ جُمُعہ بھی سنّت نہیں۔

غُسلِ جُمُعہ سنّتِ غیر مُؤَکّدہ ہے

حضرتِ علّامہ ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: نمازِ جُمُعہ کیلئے غُسل کرنا سُنَنِ زَوائِد سے ہے اِس کے ترک پر عِتاب (یعنی ملامت) نہیں۔

(رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۳۳۹)

خُطبے میں قریب رہنے کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُندَب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حاضِر رہو خُطبے کے وَقت اور امام سے قریب رہو اِس لئے کہ آدمی جس قدر دُور رہے گا اُسی قدر جنّت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ (یعنی مسلمان)

جنّت میں داخِل ضَرور ہوگا۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج ۱ ص ۴۱۰ حدیث ۱۱۰۸)

تو جُمُعہ کا ثواب نہیں ملے گا

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو جُمُعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خُطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو کتابیں اُٹھائے ہو اور اُس وَقت جو کوئی اس سے یہ کہے کہ "چُپ رہو" تو اُسے جُمُعہ کا ثواب نہ ملے گا۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۱ ص ۴۹۴ حدیث ۲۰۳۳)

چُپ چاپ خُطبہ سُننا فَرْض ہے

جو چیزیں نَماز میں حرام ہیں مَثَلاً کھانا پینا، سلام و جوابِ سلام وغیرہ یہ سب خُطبے کی حالت میں بھی **حرام** ہیں یہاں تک کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف، ہاں خطیب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف (یعنی نیکی کی دعوت دے) سکتا ہے۔ جب خُطبہ پڑھے، تو تمام حاضِرین پر سننا اور چُپ رہنا **فَرْض** ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خُطبے کی آواز ان تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چُپ رہنا **واجِب** ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے مَنْع کر سکتے ہیں زَبان سے **ناجائز** ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۴، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۹)

خُطبہ سُننے والا دُرُود شریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا نامِ پاک** خطیب نے لیا تو حاضِرین دِل میں دُرُود شریف پڑھیں زَبان سے پڑھنے کی اُس وَقت اجازت نہیں، یونہی صَحابۂ کرام

عَلَیہِمُ الرِّضوَان کے ذِکرِ پاک پر اُس وَقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زَبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔

(بہارِشریعت ج١ص ٧٧٥، دُرِّمُختار ج٣ص ٤٠)

خُطبۂ نِکاح سُننا واجِب ھے

خُطبۂ جُمُعہ کے علاوہ اور خُطبوں کا سننا بھی واجِب ہے مَثَلاً خُطبۂ عیدَین ونِکاح وغیرہما۔ (دُرِّمُختار ج٣ص ٤٠)

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اذان کے ہوتے ہی (نمازِ جُمُعہ کے لئے جانے کی) کوشش (شروع کر دینا) واجِب ہے اور بَیع (یعنی خرید وفروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سَعْی (یعنی کوشش) کے مُنافی (یعنی خلاف) ہوں چھوڑ دینا واجِب۔ یہاں تک کہ راستے چلتے ہوئے اگر خرید وفروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور **مسجِد** میں خرید وفروخت تو **سَخْت گناہ** ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذانِ جُمُعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جُمُعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جُمُعہ کو جائے۔ جُمُعہ کے لئے اطمینان ووقار کے ساتھ جائے۔

(بہارِشریعت ج١ص ٧٧٥، عالمگیری ج١ ص ١٤٩، دُرِّمُختار ج٣ص ٤٢)

آج کل عِلمِ دِین سے دُوری کا دَور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح خُطبہ سُننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غلطیاں کر کے کئی گُناہوں کا اِرتِکاب کرتے ہیں لِہٰذا مَدَنی التِجا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جُمُعہ کو خطیب قبل از اذانِ

خُطبہ مِنْبر پر چڑھنے سے پہلے یہ اِعلان کرے:

”بِسمِ اللّٰہ“ کے سات حُرُوف کی نِسبت سے خُطبے کے 7 مَدَنی پھول

حدیثِ پاک میں ہے: ”جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنَّم کی طرف پُل بنایا۔“ (تِرمِذی ج ۲ ص ۴۸ حدیث ۵۱۳) اس کے ایک معنیٰ یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنَّم میں داخِل ہونگے۔ (حاشیۂ بہارِ شریعت ج۱ ص ۷۶۱، ۷۶۲)

خطیب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا سنّتِ صَحابہ ہے۔

بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین فرماتے ہیں: دوزانو بیٹھ کر خُطبہ سنے، پہلے خُطبے میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو پر ہاتھ رکھے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دو رَکعت کا ثواب ملے گا۔

(مِراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۳۸)

اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: خُطبے میں حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ پاک سُن کر دل میں دُرُود پڑھیں کہ زَبان سے سُکوت (یعنی خاموشی) فَرض ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۳۶۵)

”دُرِّمُختار“ میں ہے: خُطبے میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچِہ سُبْحٰنَ اللہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا **حرام** ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۹)

❁ **اعلیٰ حضرت** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **فرماتے** ہیں: بحالتِ خُطبہ چلنا **حرام** ہے۔ یہاں تک عُلَمائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام **فرماتے** ہیں کہ اگر ایسے وَقْت آیا کہ خُطبہ شُروع ہو گیا تو مسجِد میں جہاں تک پہنچا وَہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور حالِ خُطبہ میں کوئی عمل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص۳۳۳)

❁ **اعلیٰ حضرت** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **فرماتے** ہیں: خُطبے میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) **حرام** ہے۔ (اَیضاً ص۳۳٤)

جُمُعہ کی اِمامت کا اَہم مَسئَلہ

ایک بَہُت ضَروری اَمر جس کی طرف عوام کی بالکل توجُّہ نہیں وہ یہ ہے کہ **جُمُعہ** کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا **جُمُعہ** قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ **ناجائز** ہے اس لئے کہ **جُمُعہ** قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اُس کے نائب کا کام ہے۔ اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو **سب سے بڑا فَقیہ** (عالم) **سُنّی صَحِیحُ الْعقیدہ ہو**، وہ اَحکامِ شَرعِیّہ جاری کرنے میں سلطانِ اسلام کا قائم مقام ہے لہٰذا وُہی **جُمُعہ** قائم کرے، بغیر اُس کی اجازت کے (جُمُعہ) نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ **عالم** کے ہوتے ہوئے **عوام** بطورِ خود کسی کو امام **نہیں** بنا سکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(طبرانی)

٤ چار شخص کسی کو امام مقرّر کرلیں ایسا جُمعہ کہیں ثابِت نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۷٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَریعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۵ ربیع الغوث ۱٤۳۲ھ

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن	ضیاء القران پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	سنن کبری	دارالکتب العلمیۃ بیروت
خزائن العرفان	رضا اکیڈمی بمبئی	مجمع الزوائد	دارالفکر بیروت
صحیح بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	الترغیب والترہیب	دارالکتب العلمیۃ بیروت
صحیح مسلم	دارابن حزم بیروت	نوادر الاصول	دارصادر بیروت
سنن ترمذی	دارالفکر بیروت	تاریخ دمشق	دارالفکر بیروت
سنن ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	لمعات	مرکز الاولیاء لاہور
سنن ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
موطا امام مالک	دارالمعرفۃ بیروت	مراۃ المناجیح	ضیاء القران پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
سنن دارمی	دارالکتب العربی بیروت	احیاء العلوم	دارصادر بیروت
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ تہران
مسند ابویعلی	دارالکتب العلمیۃ بیروت	غنیہ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور
مصنف ابن ابی شیبہ	دارالفکر بیروت	فتاوٰی عالمگیری	دارالفکر بیروت
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	درمختار	دارالمعرفۃ بیروت
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت	ردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
الکامل فی ضعفاء الرجال	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت		
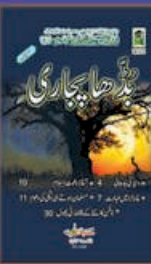
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیّت کے لیے سفر اور روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net